تشہد میں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ پڑھنے سے نماز کا حکم؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کسی نے تشہد میں "أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کے بعد "وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ" کا اضافہ کیا اور پھر سجدہ سہو کیے بغیر نماز مکمل کرلی، تو اس صورت میں نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر کسی نے تشہد یعنی التحیات میں "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کے بعد "وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ" کا اضافہ کیا، تو اس کی نماز ادا ہو جائے گی اور سجدہ سہو بھی واجب نہیں ہوگا، البتہ جان بوجھ ان الفاظ کا اضافہ کرنے سے بچنا چاہیے۔

اس بارے میں تفصیل یہ ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان سے مختلف الفاظ کے ساتھ کئی تشہدات منقول ہیں اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی تشہد (جو ہمارے ہاں معروف ہے، اس) میں "وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ" کے الفاظ منقول نہیں، جبکہ حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہما سے مروی تشہد میں "وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ" کے الفاظ منقول ہیں اور مروی تشہدات میں سے کوئی بھی تشہد پڑھ لینے سے تشہد کا واجب ادا ہو جاتا ہے، ان میں سے کوئی خاص تشہد پڑھنا واجب نہیں۔ اس کی نظیر دعائے قنوت ہے، کہ وتر میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے، لیکن خاص معروف دعائے قنوت پڑھنا واجب نہیں، بلکہ کوئی بھی دعائے ماثورہ پڑھنے سے قنوت کا واجب ادا ہو جاتا ہے، اسی طرح کوئی بھی مروی تشہد پڑھ لینے سے تشہد کا واجب بھی ادا ہو جائے گا۔ البتہ احناف کے نزدیک حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی تشہد پڑھنا مستحب اور افضل ہے، کیونکہ یہ سند کے اعتبار سے دوسرے تشہدات سے قوی ہے، لہٰذا جان بوجھ اس پر مزید الفاظ کا اضافہ نہیں کرنا چاہیے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی تشہد میں "وحدہ لا شریک لہ" **کے الفاظ منقول نہیں۔ چنانچہ صحیح بخاری، ابن ماجہ، مصنف ابن ابی شیبہ اور سنن الترمذی میں یوں الفاظ منقول ہیں :** واللفظ للاخر: "التحيات لله والصلوات والطيبات، السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته، السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين، أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله" **ترجمہ : تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور سلام ہو آپ پر اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔** (سنن الترمذی، باب ماجاء فی التشهد، حدیث 288، ج 1، ص 343، الناشر : دار الرسالۃ العالمیۃ)

صحیح ابن حبان میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے تشہد ابن مسعود کی مثل ہی تشہد مروی ہے، البتہ اس میں "اشهدان لا اله الا الله" **کے بعد** "وحدہ لا شریک لہ" **کے الفاظ ہیں :** "فقال: قولوا: "التحيات لله والصلوات والطيبات، السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته، السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين، أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله" (صحیح ابن حبان، جلد 14، صفحہ 312، موسسۃ الرسالۃ بیروت)

اور اسی طرح المعجم الکبیر للطبرانی میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی تشہد کے کلمات بعینہ اسی طرح مروی ہیں، جس طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تشہد ہے، البتہ اس میں "اشهدان لا اله الا الله" **کے بعد** "وحدہ لا شریک لہ" کے الفاظ ہیں۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 6، صفحہ 264، القاہرۃ)

اسی طرح سنن ابی داود میں حطان بن عبداللہ رقاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے : "في التشهد بعد أشهد أن لا إله إلا الله زاد" وحده لا شريك له" **ترجمہ : انہوں نے تشہد میں** "اشهدان لا اله الا الله" **کے بعد** "وحدہ لا شریک لہ" **کا اضافہ کیا۔** (سنن ابی داود، باب التشہد، جلد 2، صفحہ 222، الناشر : دار الرسالۃ العالمیۃ)

تمام تشہدات کا پڑھنا جائز ہے، البتہ تشہد ابن مسعود سب سے اصح ہے۔ چنانچہ المنہاج شرح صحیح مسلم، فتح الباری شرح صحیح البخاری اور مرقاۃ المفاتیح میں ہے : "فإن رواية ابن مسعود أصح ولهذا اختاره أبو حنيفة وأحمد وجمهور الفقهاء والمحدثين ۔۔۔ والظاهر أن الخلاف في الأفضل والجواز بالكل" **ترجمہ : حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت اصح ہے، اسی وجہ سے امام اعظم اور امام احمد اور جمہور فقہاء و محدثین رضی اللہ عنہم نے اس کو اختیار کیا۔ ۔ ۔**

اور ظاہر یہ ہے کہ تشہدات میں اختلاف افضل ہونے میں ہے اور تمام کا پڑھنا جائز ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، جلد 02، صفحہ 733، الناشر: دار الفکر، بیروت، ملتقطا)

اسی طرح شرح سنن ابی داود میں ہے: "وقال النووي: أشدها صحة باتفاق المحدثين حديث ابن مسعود، ثم حديث ابن عباس" ترجمہ: امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: محدثین کے اتفاق کے ساتھ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث صحت کے اعتبار سے زیادہ صحیح ہے، پھر اس کے بعد ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث ہے۔ (شرح سنن أبي داود، ج 04، ص 240، الناشر: مكتبة الرشد، الرياض)

خاص تشہدِ ابن مسعود پڑھنا واجب نہیں، بلکہ مستحب ہے۔ چنانچہ حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں ہے: "قوله: وقرأ التشهد المتقدم، أي تشهد ابن مسعود وتعيينه مستحب" ترجمہ: اور ان کا قول کہ سابقہ تشہد پڑھے، یعنی تشہد ابن مسعود اور اس کی تعیین مستحب ہے۔ (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح، جلد 01، صفحہ 285، الناشر: دار الكتب العلمية بيروت)

نیز اکثر فقہائے کرام نے تشہد کے باب میں اس بات کا ذکر کیا کہ تمام تشہدات میں اولیٰ و افضل ہونے میں اختلاف ہے اور احناف کے نزدیک تشہدِ ابن مسعود اولیٰ ہے، جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کوئی خاص تشہد پڑھنا واجب نہیں، بلکہ کوئی بھی پڑھ لینے سے تشہد کا واجب ادا ہو جائے گا۔ چنانچہ المبسوط للسرخسی، فتاوی ہندیہ، بدائع الصنائع، البنایہ شرح الہدایہ اور الاختیار لتعلیل المختار میں ہے: "والأخذ به أولى من رواية غيره، لأن أخذه بيده وأمره يدل على زيادة التأكيد" ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کو دوسروں کی روایت پر ترجیح دینا اولیٰ ہے، کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان کا ہاتھ پکڑنا اور انہیں (تشہد کے الفاظ) سکھانے کا حکم دینا زیادتِ تاکید پر دلالت کرتا ہے۔ (الاختیار لتعلیل المختار، جلد 01، صفحہ 53، الناشر: مطبعۃ الحلبی، القاہرۃ)

طوالع الانوار میں ہے: "قال السيد احمد: فنظيره دعاء القنوت فانه واجب وتخصيصه بالمشهور سنة وقال ابن ابى جمرة: واما قولنا هل يجزى خلاف هذه الصيغة؟ فاعلم انه لا يجزى الا ما جاء فيه من اختلاف بعض الفاظها وذكر الروايات فى التشهد، ثم قال:۔۔باى تشهد اجزء بلا خلاف اعرفه بين العلماء خلفا عن السلف انتهى و قد جوز الشيخ على القارى فى شرح حصن الحصين بكل وارد فى التشهد ولفظه ولا خلاف فى جواز الفاظ التشهد جميعا، انما الخلاف فى الافضل ولا شك ان كلما ورد عنه صلى اللہ تعالى عليه وسلم من طريق اصح فهو اولى بالعمل انتهى، فعلم مما ذكر انه لو زيد فى تشهد ابن مسعود من الكلمات الزائدة الواردة فى غير

تشھدہ لم یخل بالجواز وانما ترک الافضل“ترجمہ: سید احمد طحطاوی نے (طحطاوی علی الدر میں) فرمایا: اس کی نظیر (یعنی تشہد کے واجب ہونے اور تشہد ابن مسعود کے دیگر مروی تشہدات سے افضل ہونے کی نظیر) دعائے قنوت ہے، کہ کوئی سی دعا پڑھ لینے سے واجب ادا ہو جائے گا اور اس کی مشہور کے ساتھ تخصیص سنت ہے۔ اور ابن ابی جمرۃ نے فرمایا: کیا مروی تشہدات کے خلاف کلمات پڑھنا جائز ہے؟ پس تو جان کہ یہ جائز نہیں سوائے ان بعض مختلف کلماتِ تشہد کے، جو تشہد کی روایات میں مذکور ہوئے۔ مروی تشہد میں سے کوئی بھی پڑھ لیا جائے، تو بغیر کسی ایسے اختلاف کے جائز ہے، جو سلف سے خلف تک کے علما کے درمیان میں جانتا ہوں۔ اور تحقیق علامہ علی قاری نے حصن الحصین کی شرح میں تشہد میں (مختلف تشہدات میں) مروی ہر کلمہ پڑھنا جائز قرار دیا، ان کے الفاظ یہ ہیں: تمام الفاظِ تشہد کے جواز میں کوئی اختلاف نہیں ہے، اختلاف تو صرف افضلیت میں ہے اور کوئی شک نہیں کہ جو بھی نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے بطریق اصح مروی ہوا، اس پر عمل کرنا اولیٰ ہے۔ پس ذکر کردہ سے معلوم ہوا کہ اگر دیگر صحابہ سے روایت کردہ تشہد کے کلمات میں سے کچھ حضرت عبد اللہ بن مسعود کی تشہد میں زیادہ کر لئے، تو یہ جواز میں مخل نہیں، مگر اس نے افضل کو ترک کیا۔ (طوالع الانوار، ج 1، ص 434، مخطوط مکتبۃ مکۃ المکرمۃ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: GUJ-0039

تاریخ اجراء: 01 ربیع الثانی 1447ھ/25 ستمبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net